السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک ثیبہ (شوہر سے جداشدہ عورت ) سے شادی کرنا چاہتا ہوں ، میرے والد اور اس عورت کے گھر والے بھی اس شادی کے حق میں ہیں لیکن میری والدہ اس سے راضی نہیں ہیں ۔ کیا میں اپنی والدہ کی رضامندی کو نظر انداز کرکے اس عورت سے شادی کرسکتا ہوں ؟ کیا اس شادی کی وجہ سے میں اپنی والدہ کا نافرمان بن جاؤں گا ؟ میری رہنمائی فرمائیں ، جزاکم اللہ خیرا"

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدہ کا حق بہت عظیم اور اس کے ساتھ حسن سلوک اہم فریضہ ہے لہذا میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اس عورت سے شادی نہ کریں جسے آپ کی والدہ پسند نہیں کرتیں کو کیونکہ آپ کی سب سے زیادہ ہمدرد اور خیر خواہ آپ کی والدہ ہی ہے ممکن ہے کہ انہیں اس عورت کی کچھ ایسی عادات کا علم ہو جو آپ کے لئے نقصان دہ ہوں اور پھر اس کے سوا اور عورتیں بہت ہیں ، ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرزُقهُ مِن حَيثُ لا يَحتَسِبُ (الطلاق ۶۵/۲-۳)

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا ( تو) وہ اس کے لئے (رنج وغم سے ) مخلصی کی صورت پیدا کرے دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں اسے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔''

بلاشک وشبہ والدہ کی بات کو قبول کرنا تقوی ہے الا یہ کہ والدہ اہل دین میں سے نہ ہو اور وہ عورت جس سے آپ شادی کرنا چاہتے ہیں ، وہ اہل دین و تقوی میں سے ہو اور اس مسئلہ میں اگر امر واقع اس طرح ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا ہے تو پھر والدہ کی اطاعت لازم نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''اطاعت صرف نیکی کے کام میں ہے ۔'' اللہ تعالی ہم سب کو اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے لئے اس کام کو آسان بنادے جس میں آپ کے لئے دین دنیا کی سلامتی ہو!

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 391

محدث فتویٰ